فون نمبر ۴۹
بسم اللہ الرحمن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
یوم شنبہ
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۷/۲۱ | ۶ صلح ۱۳۴۷ ہش ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ ۶ جنوری ۱۹۶۸ء | نمبر ۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ جنوری۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت آجکل ضعف کی وجہ سے کسی قدر ناساز چلی آرہی ہے۔ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "پہلے کی نسبت فرق ہے"۔ الحمد للہ۔

احباب جماعت ان بابرکت ایام میں خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"وقفِ جدید" کے سالِ نو کا اعلان

خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ وقفِ جدید کی تحریک ہے

وقفِ جدید کیلئے دل کھول کر چندہ بھی دو اور حسبِ ضرورت معلمین بھی فراہم کرو

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰-۱۲-۶۷ میں وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں سے رحمت کا ایک دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقفِ جدید کا دروازہ ہے اس نظام کے ذریعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان پیدا کر دیا۔ وقفِ جدید کا سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے۔ آج ۳۰ دسمبر ہے۔ کل کا ایک دن بیچ میں رہ گیا ہے۔ اس طرح نیا سال پرسوں شروع ہوگا۔ ہر نیا سال جو چڑھتا ہے وہ کچھ نئی ذمہ داریاں لے کر آتا ہے اور کچھ نئی قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے یا قربانیوں میں کچھ زیادتی کا مطالبہ کرتا ہے اور اس کے مقابلہ میں خدا کی نئی رحمتوں کے دروازے بھی کھولتا ہے"۔

آگے چل کر حضور نے فرمایا:۔

"پس ایک تو آج میں وقفِ جدید کے سالِ نو کا اعلان کرتا ہوں اور دوسرے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس اعلان کا یہ مطلب نہیں کہ بس میں نے ایک آواز اٹھائی اور وہ آواز اخبار میں چھپ گئی، لوگ خاموش ہو گئے اور سو گئے۔ بلکہ سالِ نو کے اعلان کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے دل میں یہ احساس پیدا ہو کہ نیا سال آرہا ہے۔ مختلف زاویوں اور پہلوؤں سے نئی ذمہ داریوں اور نئی قربانیوں کو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے لا سکتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک ذمہ داری وقفِ جدید کی ہے۔ اس ذمہ داری کو اپنے سامنے رکھیں۔ جتنے روپے کی ہمیں ضرورت ہے وہ مہیا کریں اور بطور معلمین جتنے آدمیوں کی ہمیں ضرورت ہے ہمیں دیں اور مخلص واقفین دیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت رکھنے والے اور اس کی خاطر تکالیف برداشت کرنے والے، اس کے عشق میں سرشار ہو کر اس کے نام کو بلند کرنے والے، مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر حقیقی ایمان لانے کے بعد اور ان کے مقام کو پوری طرح سمجھنے کے بعد جو احمدی کے دل میں ایک تڑپ پیدا ہونی چاہیئے کہ تمام احمدی اس روحانی مقام تک پہنچیں جس مقام تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں لے جانا چاہتے تھے، اس تڑپ والے واقفین ہمیں وقفِ جدید میں چاہئیں۔

تو ایک تو وقفِ جدید کے چندوں کی طرف متوجہ ہوں اور دوسرے وقفِ جدید کے لئے جتنے اور جس قسم کے احمدیوں کی ضرورت ہے بطور معلم کے وہ آدمی اتنی تعداد میں مہیا کرنے کی کوشش کریں"۔

(ناظم مال وقفِ جدید)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ جنوری ۱۹۶۶ء

موجودہ الحادی ذہنیت پر اسلام کس طرح غالب آسکتا ہے

(۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیفات اور ملفوظات میں اس امر کی صاف صاف وضاحت فرمائی ہے کہ اسلام زندگی کے دونوں روحانی اور جسمانی پہلوؤں میں ترقی کے لئے متوازن راہ نمائی کرتا ہے۔ اسلام کو اللہ تعالیٰ نے خود ہی دین فطرت بیان فرمایا ہے اور ظاہر ہے کہ انسانی فطرت روحانی اور جسمانی دونوں پہلوؤں پر حاوی ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے دو قانون بنائے ہیں تکوینی اور شرعی۔ چنانچہ آپ نے اس حقیقت کو بیان کرنے کے لئے اپنی تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" میں مرکزی بات یہ پیش کی ہے کہ روح دراصل مادہ ہی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور مادہ ہی میں نشو ونما پاتی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"پھر میں پہلی بات کی طرف رجوع کر کے بیان کرتا ہوں کہ یہ بات نہایت درست اور صحیح ہے کہ روح ایک لطیف نور ہے جو اس جسم کے اندر ہی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ جو رحم میں پرورش پاتا ہے پیدا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اول مخفی اور غیر محسوس ہوتا ہے پھر نمایاں ہو جاتا ہے۔ اور ابتداء اس کا خمیر نطفہ میں موجود ہوتا ہے۔ بے شک وہ آسمانی خدا کے ارادہ سے اور اس کے اذن اور اس کی مشیت سے ایک مجہول الکنہ علاقہ کے ساتھ نطفہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور نطفہ کا وہ ایک روشن اور نورانی جوہر ہے۔ نہیں کہہ سکتے کہ وہ نطفہ کی ایسی جزو ہے جیسا کہ جسم جسم کی جزو ہوتا ہے۔ مگر یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ باہر سے آتا ہے یا زمین پر گر کر نطفہ کے مادہ سے آمیزش پاتا ہے بلکہ وہ ایسا نطفہ میں مخفی ہوتا ہے جیسا کہ آگ پتھر کے اندر ہوتی ہے۔ خدا کی کتاب کا یہ منشاء نہیں ہے کہ روح الگ طور پر آسمان سے نازل ہوتی ہے یا فضا سے زمین پر گرتی ہے۔ اور پھر کسی اتفاق سے نطفہ کے ساتھ مل کر رحم کے اندر چلی جاتی ہے۔ بلکہ یہ خیال کسی طرح صحیح نہیں ٹھہر سکتا۔ اگر ہم ایسا خیال کریں۔ تو قانون قدرت ہمیں باطل پر ٹھہراتا ہے۔ ہم روزمشاہدہ کرتے ہیں کہ گندے اور باسی کھانوں میں اور گندے زخموں میں ہزارہا کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ میلے کپڑوں میں صدہا جوئیں پڑ جاتی ہیں۔ انسان کے پیٹ کے اندر بھی کدو دانے وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اب کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ باہر سے آتے ہیں یا آسمان سے اترتے کسی کو دکھائی دیتے ہیں۔ سو صحیح بات یہ ہے کہ روح جسم میں سے ہی نکلتی ہے۔ اسی دلیل سے اس کا مخلوق ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۹ و ۳۰)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی روح جب مادہ سے نکلتی ہے تو انسانی عقل بھی مادہ ہی سے نشو ونما پاتی ہے۔ الغرض انسانی ذہانت اور روحانیت کا منبع ایک ہی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب یہ دونوں چیزیں انسان ہی کے وجود میں موجود ہیں۔ تو انسانیت یعنی انسانی زندگی کا صحت مند اور مفید ارتقاء دونوں کے تعاون سے ہی ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے بھی بیان کیا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے کلام اور اللہ تعالیٰ کے فعل میں کوئی تضاد نہیں۔ بلکہ دونوں ایک دوسرے کے ممد ومعاون ہیں۔ البتہ انسان کو یہ اختیار بھی دیا گیا ہے کہ وہ عقل کا جس طرح چاہے استعمال کرے۔ اگر وہ روحانیت سے الگ رہ کر عقل کا ۴۴

۴۴ استعمال کرتا ہے تو اس کے گمراہ ہونے کا امکان ہے۔ اور ایسے شخص کی انتہا آخر دہریت پر ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر وہ روحانیت میں غلو کرتا ہے۔ اور عقل سے الگ رہ کر ایسا کرتا ہے۔ تو وہ یقیناً دوسری انتہا کو پہنچ جاتا ہے اور وہ جھوٹی کرامات

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

حدیث النبی ﷺ

الْبِرَّ تَقُولُونَ بِهِنَّ

عن عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اراد ان یعتکف فلما انصرف الی المکان الذی اراد ان یعتکف فیہ اذا اخبیة خباء عائشة وخباء حفصة وخباء زینب فقال البِرَّ تقولون بہنّ ثم انصرف فلم یعتکف حتی اعتکف عشراً من شوالٍ

ترجمہ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اعتکاف کا ارادہ فرمایا اور جب آپؐ اس مقام پر پہنچے جہاں اعتکاف کرنے کا ارادہ تھا۔ تو آپؐ نے چند خیمے دیکھے۔ یعنی حضرت عائشہ رضؓ کا خیمہ حضرت حفصہ رضؓ کا خیمہ اور حضرت زینب رضؓ کا خیمہ۔ جس پر آپ نے فرمایا۔ کیا تم اس میں نیکی سمجھتی ہو؟ اس کے بعد آپؐ لوٹ آئے اور آپؐ نے اعتکاف نہ کیا۔ پھر اس کے عوض شوال میں دس روز اعتکاف فرمایا۔

(بخاری باب الاعتکاف فی المساجد)

قطعات

وردِ درود و ذکرِ خدا ان میں عام ہیں
ربوہ و قادیاں بھی مقدس مقام ہیں

ہے امتی نبی بھی مگر اس کا امتی
جس پر نبوتوں کے فضائل تمام ہیں

ماریگا ہم کو کون جو مر کر بھی جی اٹھیں
نادان ہم مسیحِ زماں کے غلام ہیں

اک شمع اور جل اٹھی شمعِ جہاں کے ساتھ
ربوہ بھی مل گیا ہے ہمیں قادیاں کے ساتھ

مکہ معظمہ کہ مدینہ منورہ
یہ بھی ہے دل کے ساتھ تو وہ بھی ہے جاں کے ساتھ

دنیا کو دینے آئے ہیں ہم امن کا پیام
اسلام کا عروج ہے امن واماں کے ساتھ

تنویر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اہم اسلامی عبادت ——— اعتکاف

(مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

(۲)

عبادت اور جنازہ کے لئے مسجد سے باہر نکلنے کے متعلق دو قسم کی روایات آتی ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ اعتکاف میں سنت یہ ہے کہ معتکف کسی مریض کی عیادت کرنے کو نہ جائے۔ نہ جنازہ پڑھے۔ نہ اپنی بیوی سے مباشرت کرے اور مسجد سے سوائے ایسی حاجت کے جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو باہر نہ نکلے حتیٰ کہ وہ جامع مسجد میں ہی اعتکاف بیٹھے تا اُسے جمعہ کے لئے بھی اپنی اعتکاف گاہ سے باہر نہ جانا پڑے۔

(ابوداؤد)

پھر آپ فرماتی ہیں:۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بِالْمَرِيْضِ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَيَمُرُّ كَمَا هُوَ وَلَا يُعَرِّجُ يَسْئَالُ عَنْهُ

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مریض کے پاس سے اعتکاف کی حالت میں گزرتے تو آپ اس کی خیریت پوچھنے کے لئے اس کے پاس نہ رُکتے۔ اور اپنا طریق یہ بتایا کہ

اِنِّيْ كُنْتُ لَاَدْخُلُ الْبَيْتَ لِلْحَاجَةِ وَالْمَرِيْضُ فِيْهَا فَمَا اَسْئَالُ عَنْهُ اِلَّا وَاَنَا مَارَّةٌ۔

یعنی جب اعتکاف کی حالت میں کسی ضرورت کے پیش نظر گھر جاتی اور وہاں کوئی فرد مریض ہوتا تو میں اس کا حال پوچھنے کے لئے اس کے پاس نہیں رُکتی تھی۔ ہاں پاس سے گزرتے ہوئے چلتے چلتے اس کی خیریت دریافت کر لوں تو اور بات ہے۔

ان روایات کے مقابل پر ابوداؤد میں یہ روایت بھی آتی ہے کہ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں مریض کی عیادت فرمایا کرتے تھے۔

علاوہ ابن ماجہ میں ہے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُعْتَكِفُ يَتْبَعُ الْجَنَازَةَ وَيَعُوْدُ الْمَرِيْضَ۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معتکف جنازہ کے ساتھ جا سکتا ہے اسی طرح وہ مریض کی عیادت بھی کر سکتا ہے۔

علماء نے ان روایات کے درمیان یوں تطبیق کی ہے کہ اگر معتکف نے اعتکاف سے پہلے نیت کے ساتھ ہی یہ شرط کر لی ہو کہ میں عیادت مریض اور جنازہ کے لئے باہر جا سکوں گا تو وہ ان امور کے لئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے ورنہ نہیں۔ لیکن اگر ان روایات پر ادنیٰ سا بھی تدبر کیا جائے تو ان میں کوئی تضاد نہیں۔ اگر کوئی مریض ایسی حالت میں ہے کہ معتکف کا اس کے پاس جانے اور علاج معالجہ میں اس کی مدد کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ تو یہ امر اشد ضرورتوں میں سے ہے جن کے لئے باہر جانے کی اجازت خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے ہاں عام حالات میں اس کا مسجد سے نکلنا اعتکاف کو فاسد کرنے کے مترادف ہو گا۔

معتکف اعتکاف کی حالت میں عبادت ذکر الٰہی اور قرآن کریم کی تلاوت کے علاوہ پرائیویٹ کام بھی سرانجام دے سکتا ہے بشرطیکہ ان کے سلسلہ میں اُسے اعتکاف گاہ سے باہر نہ جانا پڑے وہ مسجد میں خرید و فروخت بھی کر سکتا ہے بشرطیکہ مبیع جز مسجد میں نہ لائی جائے۔ اس کے رشتہ دار اس سے ملنے کے لئے مسجد میں آ سکتے ہیں۔ اور وہ بھی امور میں ان سے گفتگو کر سکتا ہے۔ بیوی بھی اس کے پاس آ سکتی ہے یہاں تک کہ اگر وہ معذور ہو تو مسجد سے باہر کھڑی ہو کر اس کی خدمت کر سکتی ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ

كَانَ النَّبِيُّ يُصْغِيْ رَأْسَهُ وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ فَاُرَجِّلُهُ وَاَنَا حَائِضٌ (بخاری)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں مسجد میں قیام فرما ہوتے میں آپ کی زیارت کے لئے وہاں جاتی اور آپ کی خدمت بھی کرتی۔ اور جب میں حائضہ ہوتی آپ باہر کی طرف سر جھکا دیتے اور میں مسجد سے باہر کھڑے ہو کر اسی حالت میں آپ کے سر میں کنگھی کرتی۔

اسی طرح اگر عورت معتکف ہو تو اس کا خاوند اس کا حال پوچھنے یا اس سے ملاقات کرنے اس کی اعتکاف گاہ میں آ سکتا ہے۔

اگر کسی وجہ سے نیت کرنے کے باوجود کسی کو اس سال اعتکاف بیٹھنے کا موقع نہ ملے یا کسی حادثہ یا کسی اور وجہ سے اعتکاف فاسد ہو جائے تو اس سال اعتکاف کی عبادت ملتوی ہو جائے گی۔ اور اگلے سال اس مہینہ میں یا کسی اور وقت اس کی قضاء ضروری ہو گی۔ احادیث میں آتا ہے کہ ایک سال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سفر کی وجہ سے اعتکاف نہ بیٹھ سکے تو آپ دوسرے سال ۲۰ دن اعتکاف بیٹھے۔ بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ کی روایت درج ہے کہ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ عَشَرَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِيْ قُبِضَ فِيْهِ اِعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہر رمضان میں دس دن اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ وفات کے سال آپ ۲۰ دن اعتکاف بیٹھے۔

امام بیہقی فرماتے ہیں کہ اگر کسی سال اعتکاف رہ جائے یعنی انسان نیت کر لینے کے بعد اعتکاف نہ بیٹھ سکے تو کسی اور وقت میں اس کی قضاء ضروری ہے اور آپ اس کی تائید میں یہ حدیث لاتے ہیں کہ

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ فَسَافَرَ عَامًا فَلَمْ يَعْتَكِفْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ قَابِلٍ اِعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہر رمضان کے آخری دس روز اعتکاف بیٹھا کرتے تھے ایک سال آپ سفر کی وجہ سے اعتکاف نہ بیٹھ سکے تو آپ اگلے سال ۲۰ دن تک اعتکاف بیٹھے یعنی دس دن بطور قضاء مزید اعتکاف بیٹھے۔

اسی طرح آپ حضرت انسؓ کی ایک روایت درج کرتے ہیں کہ

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ مُقِيْمًا اِعْتَكَفَ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ وَاِذَا سَافَرَ اِعْتَكَفَ الْعَامَ الْمُسْتَقْبِلَ عِشْرِيْنَ يَوْمًا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ طریق تھا کہ مقیم ہونے کی صورت میں آپ ہر رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف بیٹھتے۔ اور جس سال سفر پر ہوتے اگلے سال بیس دن اعتکاف بیٹھتے۔

احناف کا بھی یہی مسلک ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے اوپر کچھ مقررہ دنوں کا اعتکاف فرض کر لیتا تو اسے ان دنوں میں (مع راتوں کے) اعتکاف بیٹھنا لازم ہو گا۔ اور پھر یہ دن متواتر ہوں گے۔ چاہے اس نے اس کی نیت نہ بھی کی ہو۔ اگر کسی شخص نے اسلام لانے سے قبل بھی اعتکاف کی نیت کی ہو یا نذر مانی ہو تو اس کی قضاء لازم آئے گی احادیث میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ نے جاہلیت کے زمانہ میں کعبہ کے پاس ایک دن اور ایک رات اعتکاف بیٹھنے کی نذر مانی تھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ایمان لانے کے بعد ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا اعتکاف بیٹھیں اور ساتھ ہی روزہ بھی رکھیں (ابوداؤد) یعنی اپنی اس نذر کو پورا کریں چاہے وہ آپ نے ایام جاہلیت میں ہی مانی تھی۔

بہتر ہے کہ معتکف اپنا زیادہ سے زیادہ وقت ذکر الٰہی۔ عبادت اور قرآن شریف کی تلاوت میں صرف کرے۔ درود شریف پڑھتا رہے اور علوم دینیہ پڑھنے اور پڑھانے اور وعظ و نصیحت میں مصروف رہے۔ اپنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت فضول باتوں بدگوئیوں یا زیادہ سو کر نہ گزار دے۔ شب بیدار رہے۔ تا جہاں وہ خدا تعالےٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر اس کی رضا حاصل کر سکے وہاں لیلۃ القدر کی مبارک گھڑی کو پا لینے کے لئے کوشاں رہے تا وہ اس کی برکات سے محروم نہ رہے۔

دن کا وقت بھی زیادہ سے زیادہ عبادت۔ ذکر الٰہی اور قرآن کریم کی تلاوت میں گزارے۔

باتیں زیادہ کرنا۔ بیکار بیٹھے رہنا یا سوئے رہنا بظاہر دنیا کے دھندوں سے منقطع ہو کر بھی دنیوی امور کی فکر میں رہنا معتکف کے لئے مکروہات میں سے ہے۔

عورت سے مباشرت کرنا۔ روزہ نہ رکھنا۔ مسجد سے بلا عذر صحیح باہر رہنا یہ سب باتیں اعتکاف کی مفسدات میں سے ہیں۔

اعتکاف اگر شرعی طور پر بیٹھا جائے اور اس کی شرائط پر حتی الامکان پابندی اختیار کی جائے تو وہ انسان کی روحانی ترقی کے لئے نہایت مفید ہوتا ہے۔ وہ فرشتوں سے مشابہت اختیار کر لیتا ہے اور ان کی طرح دنیوی کاموں سے منقطع ہو کر اور تسبیح و تقدیس میں مصروف رہ کر خدا تعالےٰ کے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ

اِنَّ مَثَلَ الْمُعْتَکِفِ مِثْلُ
الْمُحْرِمِ اَلْقٰی نَفْسَہٗ
بَیْنَ یَدَیِ الرَّحْمٰنِ
فَقَالَ وَاللّٰہِ لَا اَبْرَحُ
حَتّٰی تَرْحَمَنِیْ۔

(در منثور)

اعتکاف بیٹھنے والے کی مثال اس شخص کی مانند ہے جو اپنے آپ کو کلی طور پر خدا تعالےٰ کے سامنے ڈال دیتا ہے۔ اور قسم کھا لیتا ہے کہ اے خدا جب تک تو مجھ پر رحم نہیں کرے گا میں یہاں سے نہیں ہٹوں گا۔

پھر معتکف آئندہ کے لئے بھی گناہوں کے سرزد ہونے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

اِنَّہٗ مُعْتَکِفُ الذُّنُوْبِ
وَیُجْزٰی لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ
کَاَجْرِ عَامِلِ الْحَسَنَاتِ
کُلِّھَا۔ (در منثور)

کہ معتکف گناہوں کے مرتکب ہونے سے محفوظ ہو جاتا ہے اور اسے اس شخص کا اجر ملتا ہے جس نے صرف نیکیاں ہی نیکیاں کی ہوں۔ اس طرح وہ جہنم کی آگ سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

احادیث میں آیا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

مَنِ اعْتَکَفَ یَوْمًا
اِبْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ
جَعَلَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَ
بَیْنَ النَّارِ ثَلَاثَ
خَنَادِقَ اَبْعَدُ مِمَّا
بَیْنَ الْخَافِقَیْنِ۔

(در منثور)

جو شخص ایک دن بھی خدا تعالےٰ کی رضاء کی خاطر اعتکاف بیٹھتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان تین خندقیں حائل کر دیتا ہے جو مشرق و مغرب کے مابین فاصلے سے بھی زیادہ وسیع ہوتی ہیں اور اس کے بدلہ میں وہ خدا تعالےٰ کے کس قدر ثواب کا مستحق ہوتا ہے اس کا اندازہ کسی قدر اس حدیث سے ہوتا ہے کہ

مَنِ اعْتَکَفَ عَشْرًا
فِیْ رَمَضَانَ کَانَ
کَحَجَّتَیْنِ وَعُمْرَتَیْنِ

(در منثور)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دس دن رمضان مبارک میں اعتکاف بیٹھتا ہے اُسے دو حجوں اور دو عمروں کا ثواب ملتا ہے۔

اولاد کی تربیت

- اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔
- آپ الفضل ایسے دینی اخبار کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

لیڈر ــــــ (بقیہ ۳)

اور تعویذ گنڈا ہے۔ قبر پرستی اور اسی قسم کے اشغال مذہب کے نام پر اختیار کرتا ہے۔ شریعت کو چھوڑ کر طریقت کا خود ساختہ راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ چنانچہ مغرب اور مشرق میں جو تضاد اس وقت ظہور پذیر ہوا ہے وہ اسی وجہ سے ہوا ہے کہ مغرب نے عقل کو صرف سائنسی علوم و فنون میں صرف کیا ہے اور وہ دہریت کے گڑھے میں گرا ہوا ہو گیا ہے۔ اور مشرق نے عقل کو روحانیت کا غلام بنا دیا ہے اور اس کی انتہاء جھوٹی کرامات پر ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں اس بات کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ہ ثم رددنٰہ
اسفل سٰفلین ہ الا الذین اٰمنوا و عملوا الصّٰلحٰت
فلھم اجرٌ غیر ممنونٍ ہ

یعنی ہم نے انسان کو اچھی ہیئت میں پیدا کیا ہے۔ اور اس میں اسفل سافلین بننے کی بھی صلاحیت رکھی ہے۔ یعنی وہ اپنی عقل مند ترقی کا راستہ چھوڑ کر گمراہی کی غار میں گر سکتا ہے۔ البتہ جو لوگ اللہ تعالےٰ پر ایمان لے آتے ہیں اور مناسب اعمال بجا لاتے ہیں وہ غیر محدود اجر حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح انسان عقل سے جو مادی ترقیات کرتا ہے اگر وہ نفس امّارہ کی پیروی کرتا ہے تو وہ گمراہی کے انتہاء غار میں گر جاتا ہے۔ لیکن اگر ان ترقیوں کے ساتھ وہ اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتا ہے اور مناسب اعمال بجا لاتا ہے تو اس کی حقیقی ترقیوں کی کوئی حد نہیں۔ عقل اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک بیش بہا نعمت ہے لیکن یہ اسی وقت نعمت بن سکتی ہے جب اس کا استعمال ایمان باللہ والرسالت اور ایقان بالمعاد کے ساتھ کیا جائے ورنہ یہ اسفل سافلین کے غار میں اتار دیتی ہے۔

الغرض اس وقت انسان کی بہبودی اسی میں ہے کہ وہ مغرب اور مشرق کے غلو کے متضاد راستوں کو چھوڑ کر اعتدال کے راستہ یعنی صراطِ مستقیم کو اختیار کرے اور یہ راستہ صرف اسلام کا راستہ ہے۔

رمضان شریف کا آخری عشرہ

عبادت کے دن ہیں دُعاؤں کی راتیں
کرو اپنے مولیٰ سے کھُل کھُل کے باتیں
شیاطین ہیں پا بزنجیر سارے
ہیں بے کار سب آجکل اُن کی گھاتیں
مساجد میں ربوہ کی قدوسیوں نے
لگالی ہیں پھر اپنی اپنی قناتیں
دُعاؤں میں مشغول ہیں معتکف سب
الٰہی ہوں مقبول اُن کی صلوٰتیں
منوّر رہیں دن یہ نُوروں سے تیرے
ہوں راتیں بھی معراج کی شب براتیں

(محمد صدیق امرتسری معتکف مسجد مبارک ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۳

دس عمومی خامیاں جن کا ترک لازمی ہے

رمضان المبارک میں اُن کو چھوڑنے کا عزم کریں

"وقت ضائع کرنے کی عادت" ایک عمومی خرابی ہے

(محترم مولینا ابوالعطاء صاحب فاضل)

وقت انسان کے لئے ایسی نعمت ہے جس کا کوئی بدل نہیں ہو سکتا۔ وقت گذر جانے کے بعد ہاتھ نہیں آسکتا۔ وقت کی قدر نہ کرنے والے افراد اور وقت کی قدر نہ کرنے والی قومیں و گروہ ہمیشہ کف افسوس ملتے رہتے ہیں۔ انہیں حسرت ہوتی ہے کہ کاش ہم وقت سے صحیح فائدہ حاصل کرتے۔

زندگی وقت ہی کا نام ہے۔ زندگی کے اوقات انسان کا قیمتی سرمایہ ہے جو شخص وقت کو پہچانتا ہے اور اس کی صحیح قدر کرتا ہے۔ وہ دین و دنیا میں کامیاب ہوتا ہے دنیوی طور پر بھی جو اشخاص وقت کی قدر کرتے ہیں اپنی زندگی کے لمحات کی اہمیت کو سمجھتے ہیں وہی دنیا میں ترقی و کامرانی حاصل کرتے ہیں۔ دوسرے لوگ تو انہیں آگے بڑھتے ہوئے دیکھ دیکھ کر حسرت سے ہاتھ ملتے رہتے ہیں۔ دینی طور پر بھی ترقی کا راز یہی ہے کہ انسان وقت کو پہچانے، اس کی قدر و قیمت کو سمجھے اور وقت پر اپنے فرائض و واجبات کو ادا کرے۔

بہت سے لوگ اپنے اوقات بیکاری سستی اور کاہلی میں ضائع کر دیتے ہیں۔ جوانوں میں عام طور پر عادت ہوتی ہے کہ اکٹھے بیٹھ کر گپیں مارتے رہتے ہیں۔ ایسی مجالس میں تمسخر ہوتا ہے غیبت ہوتی ہے۔ بے جا نکتہ چینی ہوتی ہے۔ اور ہزاروں خرابیاں ہیں جو ان بیکار اور سراسر بے فائدہ مجالس سے پیدا ہوتی ہیں۔ ایسی مجالس سے فائدہ کی بجائے سراسر نقصان ہوتا ہے اور یہ سب وقت کو ضائع کرنے کی بُری عادت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جو نیک نوجوان اپنی وقت کی قیمت جانتے ہیں وہ ایسی مجالس میں شریک نہیں ہو سکتے۔ سستی سے گھر بیٹھے بیٹھے بھی وقت ضائع نہیں کر سکتے۔

انسانی زندگی نہایت محدود ہے اور انسان کے آگے قدرت نے اور دینِ فطرت (اسلام) نے جو کام رکھا ہے وہ جو ذمہ داریاں اس پر ڈالی ہیں وہ اتنی وسیع ہیں کہ انسان پر لازم ہے کہ ایک لمحہ بھی ضائع نہ کرے۔ ہر وقت کام کرے ہر وقت سوچے ہر وقت یادِ خدا میں مشغول رہے۔ ہر گھڑی اپنی عاقبت کا فکر کرے ہر لمحہ اپنی دنیا اور اپنے دین کی بہتری میں صرف کرے۔ اگر غور کیا جائے تو حقیقی کام کے لئے انسان کے پاس بہت تھوڑا وقت ہے۔ ایک زمانہ تو بچپن کی بے شعوری میں گزر جاتا ہے۔ پھر انسان کو باشعور ہونے پر بھی اپنے اوقات کا بہت بڑا حصہ ایسے رنگ میں خرچ کرنا پڑتا ہے جو در حقیقت اصل کام میں صرف نہیں ہوتا۔ نیند ضروری ہے۔ کھانا پینا بھی لازمی ہے۔ جسمانی قوتوں کے نشوونما کے لئے ورزش اور سیر و تفریح کے بغیر بھی چارہ نہیں۔ اگر اوقات کا صحیح جائزہ لیا جائے تو صاف نظر آتا ہے کہ تمہیدی کاموں میں زندگی کا بہت سا حصہ گذر جاتا ہے اور دن اور رات کے بیشتر اوقات اصل کام کے لئے تیاری میں بسر ہو جاتے ہیں۔ بہت قلیل حصہ اوقات کا ایسا ہے جو ہمیں اصل کام کے لئے ملتا ہے اب اگر اس وقت کو بھی گپیں مارنے اور بے فائدہ اور بے مقصد کاموں میں خرچ کیا جائے تو اصل مقصد میں کامیابی ناممکن اور محال ہے۔

قرآن مجید نے نماز کے متعلق فرمایا ہے:۔ ان الصلوٰۃ کانت علی المومنین کتاباً موقوتاً کہ نماز کو بروقت ادا کرنا مومنوں کا فرض ہے۔ روزوں کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نہایت تاکیدی ارشاد ہے آپؐ نے فرمایا کہ امت محمدیہ خیر و برکت حاصل کرتی رہے گی۔ جب تک وہ اس طریق پر عمل پیرا رہے گی کہ روزہ جلد افطار کرے حدیث میں ما عجلوا الفطر کے الفاظ درج ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ مراد تو ہو نہیں سکتی کہ سورج کے ڈوبنے سے پہلے ہی روزہ چھوڑ دو۔ بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء مبارک یہ ہے کہ سورج ڈوبنے پر فوراً روزہ افطار کر دو یونہی سستی غفلت یا وہم کی وجہ سے دیر نہ کرنا گویا روزہ کو بروقت افطار کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ اسلام عبادات میں بھی وقت کی پابندی کی تلقین فرماتا ہے۔ دراصل وقت کی پابندی سے ہی ضیاع وقت سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا انت الشیخ المسیح الذی لایضاع وقتہ کہ آپ کا وقت ہرگز ضائع نہ ہوگا آپ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ جماعت احمدیہ خدا کے مسیحؑ کی جماعت ہے اسکے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم سب وقت کے ضیاع سے پوری طرح پرہیز کریں۔

وقت کے ضیاع کی ایک صورت یہ ہے کہ لوگ جلسہ وغیرہ کو وقت پر شروع نہیں کرتے آدھ آدھ گھنٹہ بلکہ اس سے بھی زیادہ دیر تک انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس طرح وقت پر آنے والوں کا وقت خواہ مخواہ ضائع ہوتا ہے۔ لوگ ایسی صورت حال میں طنزاً "دیسی وقت" کا لفظ استعمال کرتے ہیں گویا پابندی وقت غیر ملکی بالخصوص یورپین قوموں کا شعار قرار دے دیا گیا ہے۔ اب ہم آزاد پاکستانی ہیں اور پھر ہم خدا کے مسیحؑ کے روحانی فرزند ہیں اس لئے ہمیں پوری سختی سے وقت کی پابندی کرنی چاہیئے تا نہ دوسروں کا وقت ضائع ہو اور نہ اپنا وقت بے مصرف خرچ ہو۔ یہ اعتراض کہ لوگ یعنی سامعین بروقت نہیں آتے بھی اسی وقت دور ہوگا جب منتظمین یہ مستقل عادت کر لیں گے کہ خواہ کوئی پہنچے نہ پہنچے ہم نے جلسہ بروقت شروع کر دینا اور مقررہ وقت پر ختم کر دینا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملہ میں جماعت احمدیہ کو دوسروں کے لئے نمونہ قائم کرنا چاہیئے اور ملک سے ضیاع وقت کی بری عادت کو ختم کرنا چاہیئے۔

دعوتوں میں بھی لوگ بہت وقت ضائع کرتے ہیں بلانے والے اسلئے غلط وقت دیتے ہیں کہ لوگ بروقت نہیں آتے اور مدعوین اس لئے مقررہ وقت پر نہیں جاتے کہ غالباً گھنٹہ آدھ گھنٹہ انتظار کرنا پڑے گا۔ قرآن مجید نے اس بارے میں بھی نہایت پاکیزہ تعلیم دی ہے فرمایا

اذا دعیتم فادخلوا فاذا طعمتم فانتشروا

(احزاب)

کہ وقت مقررہ پر آؤ اور کھانے سے فارغ ہونے پر چلے جاؤ۔ وہاں بیٹھ کر باتوں میں وقت ضائع نہ کرو۔ یہ احکام الٰہی بھی وقت کی پابندی کی تلقین کرتے ہیں۔ جب کوئی مشورہ وغیرہ کرنا ہو تو وہ علیحدہ امر ہے۔ لیکن محض دعوتوں پر وقت ضائع کرنا قومی نقصان اور عمومی برائی ہے۔ جس سے اجتناب لازمی ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ رمضان المبارک کے بابرکت اسباق میں سے ایک ضروری سبق یہ ہے کہ کام بروقت کئے جائیں اور کسی طرح وقت ضائع نہ کیا جائے۔ وقت کو اصل مقصد یا اسکی تیاری میں ہی صرف کرنا چاہیئے ورنہ وقت ضائع قرار پائے گا۔ وفقنا اللہ لما یحب و یرضیٰ

نقیب کی ضرورت

جماعت احمدیہ پشاور کو اپنی مسجد کے لئے ایک مستعد دیندار نقیب کی ضرورت ہے۔ جو کم از کم مڈل پاس اور سائیکل چلانا جانتا ہو۔ صحت مند اور درمیانی عمر کا ہو۔ نقیب کے فرائض حسب ذیل ہونگے

۱۔ مسجد میں حاضر باشی۔ حفاظت صفائی اور سامان کی نگرانی اور پانچ وقت بروقت اذان دینا وغیرہ وغیرہ

۲۔ مہمانوں کی مہمان نوازی اور خدمت

۳۔ احباب جماعت کے گھروں سے واقف ہو کر ضروری پیغام اور ڈاک پہنچانا

تنخواہ مبلغ ۶۰/- روپیہ ماہوار ہوگی جس میں حسن کارکردگی کی صورت میں ایزادی بھی ہو سکتی ہے۔ دیگر شرائط زبانی طے ہو سکتی ہیں۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

شمس الدین امیر جماعت احمدیہ محلہ جوگن شاہ علاقہ ڈھگری۔ پشاور شہر مکان ۱۰۸۶

ضرورت ہے

فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج کے لئے ماشکی کی فوری ضرورت ہے۔ امیدوار متقی دیانتدار اور صحت مند ہونا چاہیئے۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبصرہ
جذبات الحق
مشرقی بنگال کے مشہور عالم اور بزرگ حضرت مولانا سید عبدالواحد صاحب رضی اللہ عنہ کے قبول احمدیت کے خود نوشت حالات

مکرم مولوی حکیم عبداللطیف صاحب شاہد گجراتی کو اللہ تعالیٰ نے جزائے خیر دے کہ وہ وقتاً فوقتاً سلسلہ عالیہ احمدیہ کا وہ پرانا مگر نہایت قیمتی لٹریچر شائع کرتے رہتے ہیں جو عرصہ سے نایاب ہے مگر جسے شائع کرنے کی شدید ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

حال ہی میں انہوں نے برہمن بڑیہ (حال مشرقی پاکستان) کے مشہور بزرگ اور بلند پایہ عالم دین حضرت مولانا سید عبدالواحد صاحب رضی اللہ عنہ سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ بنگال کے قبول احمدیت کے نہایت ایمان افروز خود نوشت حالات "جذبات الحق" کے نام سے شائع کئے ہیں۔ حضرت مولانا مرحوم نے جو اپنے علاقہ میں غیر معمولی شہرت اور اثر و رسوخ رکھتے تھے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں احمدیت قبول کی تھی اور انہی دنوں بنگال سے قادیان تک کا سفر کیا تھا۔ ان کے خود نوشت حالات زیادہ تر اسی سفر کے کوائف پر مشتمل ہیں۔ جو اول سے آخر تک بہت ہی ایمان افروز ہیں۔ بالخصوص وہ حصہ تو خاص طور پر پڑھنے کے قابل ہے جس میں انہوں نے ملک کے مشہور علماء مثلاً مولانا شبلی نعمانی صاحب، مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی، مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی اور مولوی عبدالحق صاحب مؤلف تفسیر حقانی سے اپنی ملاقاتوں اور گفتگو کی تفصیل بیان کی ہے۔

یہ رسالہ جو ۴۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ غیر از جماعت احباب کی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے بھی بہت مفید ہے اور اس قابل ہے کہ احباب بکثرت خریدیں اور پڑھیں اور پڑھائیں۔ قیمت فی کاپی ۸ آنے ہے۔ ایک سینکڑہ کی قیمت ۳۰ روپے ہے۔ حکیم صاحب موصوف سے عطر مینا بازار گولمنڈی لاہور سے یا الفضل بک ڈپو گولبازار ربوہ سے طلب فرمائیں۔

احمدی جنتری ۱۹۶۶ء

مکرم میاں محمد یامین صاحب مرحوم تاجر کتب قادیان ہر سال بڑے التزام اور شوق سے احمدی جنتری شائع کیا کرتے تھے۔ ہمیں خوشی ہے کہ ان کی وفات کے بعد ان کے عزیزوں نے ان کی خواہش کے مطابق یہ سلسلہ جاری رکھا ہے۔ چنانچہ ان کے بڑے بیٹے حافظ مبین الحق صاحب شمس نے ۱۹۶۶ء کی احمدی جنتری مرتب کی ہے جو ان کی بیوہ محترمہ صفیہ بانو صاحبہ نے شائع کی ہے۔

یہ جنتری بھی حسب معمول بڑے مفید تبلیغی تربیتی مواد پر مشتمل ہے اور بہت عمدگی سے مرتب کی گئی ہے۔ اس کی یہ صورت بالخصوص قابل ذکر ہے کہ ہر ماہ کے ساتھ اس ماہ سے تعلق رکھنے والے خاص تاریخی واقعات بھی درج کر دیئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ احباب اسے شوق سے خریدیں گے اور بہت مفید پائیں گے۔ قیمت فی کاپی ۵ روپے۔ اور ایک روپیہ کی چار۔

لجنات اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ کے امتحانات کے نصاب

لجنہ اماء اللہ کے زیر انتظام کتاب "تربیتی نصاب حصہ سوم" چھپ کر تیار ہو چکی ہے۔ اس کی قیمت -/۱ روپیہ فی نسخہ ہے۔ لیکن جو لجنات ایک سو کتاب منگوائیں گی انہیں ۲۵ فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔ لجنہ مرکزیہ کے زیر انتظام معیار دوم کے امتحان کے نصاب میں یہ کتاب شامل ہوگی جس کا امتحان فروری کے آخری ہفتہ میں ہوگا لیکن ضروری نہیں کہ جس نے امتحان ہی دینا ہو وہ کتاب منگوائے۔ لجنات کو چاہیئے کہ کافی تعداد میں کتاب منگوا کر اپنی ممبرات کو دیں اور کوشش کریں کہ ہر ممبر اسے پڑھ کر اپنے علم میں اضافہ کرے۔

۲۔ "جماعت احمدیہ کی مختصر تاریخ" جو ناصرات الاحمدیہ کے بڑے گروپ کے نصاب میں شامل ہے۔ وہ بھی چھپ گئی ہے۔ اس کا امتحان ۳۰ اپریل کو ہوگا۔ ناصرات کے لئے یہ کتاب بھی دفتر لجنہ سے منگوائی جا سکتی ہے۔ اس کی قیمت بھی -/۱ روپیہ ہے لیکن ایک سو کتاب منگوانے کی صورت میں ۲۵ فی صد کمیشن دیا جائے گا۔

(صدر لجنہ مرکزیہ)

امتحان زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

تمام لجنات کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال امتحانات لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سلسلہ میں کسی قدر تبدیلی عمل میں لائی گئی ہے۔ یعنی امتحانات کے دو معیار مقرر کر دئے گئے ہیں۔ معیار اول بی۔ اے اور ایم۔ اے تک تعلیم رکھنے والی ممبرات کے لئے ہے۔ اور معیار دوم ایف۔ اے تک تعلیم رکھنے والی بہنوں کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ تمام ممبرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے تعلیمی معیار کے مطابق امتحانات میں شامل ہوں۔

دونوں معیاروں کی تاریخ امتحان فروری ۱۹۶۶ء کا آخری اتوار ہے۔ تمام عہدیدار ممبرات نوٹ فرما لیں۔

نصاب معیار اول :۔ ۱۔ سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کے پہلے چار رکوع باترجمہ اور باتفسیر۔

نصاب معیار دوم :۔ ۱۔ قرآن کریم کا پارہ نمبر سات باترجمہ

۲۔ تربیتی نصاب حصہ سوم

۳۔ ا۔ مسجد میں جانے کی دعا ب۔ بیماری کی دعا

ج۔ گھر میں داخل ہونے کی دعا د۔ تشہد و دعائیں (باترجمہ)

نوٹ :۔ تربیتی نصاب حصہ سوم شائع ہو گئی ہے اور دفتر لجنہ اماء اللہ سے ملے گی۔ قیمت فی کاپی ۷۵ پیسے ہے۔

(سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواستہائے دعا

عزیزم عبدالجلیل صاحب تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے امسال ایم۔ اے انگلش کا امتحان پاس کیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ یہ کامیابی دینی و دنیوی لحاظ سے ان کے لئے بابرکت کرے۔ (احمد حسین کاتب)

۲۔ خاکسار کی بھاوج جان عزیزہ نسیمہ صاحبہ اہلیہ محمد سلیمان صاحب مشرقی افریقہ تنزانیہ کو یکم رمضان المبارک کو چھت سے گر جانے کی وجہ سے سر میں سخت چوٹ آئی تھی مگر ان کی حالت اب خطرہ سے باہر ہے۔ لیکن زخم بہت گہرا ہے پر دس ٹانکے لگے ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

حبیب الرحمٰن مرالہ ہیڈ

۳۔ خاکسار کئی قسم کی پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب دعا فرمادیں۔ (عبداللطیف ریکروٹنگ جہلم)

خریداران الفضل ربوہ

آپ کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ مہربانی فرما کر چندہ الفضل خود بخود جاری ہونے کا ہمیں ادا کرنے کا موقعہ دیں۔

ایجنٹ الفضل

ملک جی برادرز گولبازار ربوہ

رمضان المبارک ماہ نزول القرآن

تاج کمپنی لمیٹڈ ہر سال ماہ رمضان المبارک کی خوشی میں اپنے ہاں کے طبع کردہ قرآنوں کے ہدیوں میں خاص رعایت دیتی ہے۔ چنانچہ امسال بہ نسبت گذشتہ سالوں کے اس رعایت میں اضافہ کر دیا ہے۔ یہ رعایت یکم دسمبر ۱۹۶۵ء سے شروع ہو کر ۱۳ جنوری ۱۹۶۶ء تک جاری رہے گی۔ ہم نے تیس مختلف اقسام کے قرآنوں کے نمونوں کے ایک ایک ورق کا مجموعہ تیار کر دیا ہے۔ آپ نمونوں کا یہ مجموعہ ایک کارڈ بھیج کر مفت منگوا لیں۔ اس سے آپ کو اپنے لئے قرآن پاک کا انتخاب نہایت آسان ہوگا۔

پوسٹ بکس ۵۳۰ کراچی

تاج کمپنی لمیٹڈ

عید کیلئے دیدہ زیب کپڑے

مومن کلاتھ ہاؤس قریشی مارکیٹ گولبازار سے ریشمی و سوتی دیدہ زیب کپڑے خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔ ریٹ بارعایت ہوں گے۔ دیانتداری ہمارا نصب العین ہے۔

خواجہ عبدالمومن سید محمد افضل شاہ ربوہ

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے -/۱۵ روپے نور نظر اولاد نرینہ کیلئے -/۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۵ جنوری۔ مسلح میزو قبائلی اور بھارتی فوجوں میں شدید جنگ شروع ہو گئی ہے۔ اور بھارتی فضائیہ میزو ٹھکانوں پر بمباری کر رہی ہے قبائلیوں نے آسام کا بہت بڑا علاقہ آزاد کرا لیا ہے اور وہاں اپنا باقاعدہ نظم و نسق قائم کر دیا ہے۔ قبائلی میزو ملز کے صدر مقام ایجل اور دوسرے شہر لونگ لیہ پر دوبارہ قبضہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور غیر مصدقہ اطلاعات کے مطابق اس جنگ میں فریقین کے کئی سو افراد ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔

میزو قبائل کے محاذ آزادی نے اعلان کیا ہے کہ جو لوگ بھارتی حکومت کی حمایت کریں گے۔ اسے ٹیکس ادا کریں گے اور اسے حکومت تسلیم کریں گے انہیں غدار تصور کیا جائے گا۔ ان کی املاک ضبط کر لی جائیں گی اور ان پر مقدمہ چلا کر انہیں گولی مار دی جائے گی۔ اس اعلان کا نتیجہ یہ ہوا کہ دو ہزاروں لوگ جن کا تعلق قبائلیوں سے نہیں ہے قافلوں کی صورت میں محفوظ علاقوں میں جا رہے ہیں۔ ان میں سے بعض قافلوں کے ساتھ بھارت کے فوجی دستے بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

ادھر اسٹار دہلی میں بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی اور باغی ناگا لیڈروں کے درمیان صلح کی بات چیت جاری ہے۔ وفد پچھلے چھ دن سے بھارتی دارالحکومت میں مقیم ہے۔ ناگاؤں کے ایک ترجمان نے بات چیت کی رفتار پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ لیکن ان خبروں کی تردید کی ہے کہ ناگا بھارتی یونین کے اندر نیم خود مختار ناگا لینڈ کے قیام پر رضامند ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ ناگا سالہا سال سے جس مقصد کے لئے جنگ کر رہے ہیں اور جس کے لئے دو ہزاروں افراد قربان کر چکے ہیں اسے کس طرح نظر انداز کر سکتے ہیں۔ ترجمان نے دعویٰ کیا کہ بات چیت آزاد ناگا لینڈ کے قیام کے بارے میں ہو رہی ہے۔

● راولپنڈی ۵ جنوری پاکستان کا ایک تجارتی وفد اس ماہ روس کا دورہ کرے گا۔ یہ وفد دونوں ملکوں کے درمیان مال کے تبادلے کا سمجھوتہ کرے گا۔ بیرونی ممالک سے تجارت بڑھانے کے سلسلہ میں رومانیہ کے وزیر بیرونی تجارت کو پاکستان آنے کی دعوت دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں برما سے نیا تجارتی سمجھوتہ کیا جائے گا افریقی مسلمانوں کی اکثریت والے ملک لیبیا میں پاکستان عنقریب سفارت خانہ قائم کرے گا۔ یہ فیصلے کل صدارتی کابینہ کے اجلاس میں کئے گئے ہیں جس کی صدارت صدر محمد ایوب خان نے خود کی۔ صدارتی کابینہ کا اجلاس جو صدر ایوب کے غیر ملکی دورہ سے ۳۰ نومبر کو واپسی کے بعد پہلی مرتبہ ہوا ہے چار گھنٹے کے عرصہ تک جاری رہا۔

● راولپنڈی ۵ جنوری۔ وزیر خارجہ مسٹر شریف الدین پیرزادہ ۲۲ جنوری کو کراچی سے انقرہ روانہ ہوں گے جہاں وہ میثاق استنبول کے ممالک ایران، ترکی، اور پاکستان کی وزارتی کانفرنس میں شریک ہوں گے یہ کانفرنس انقرہ میں ۲۳ جنوری سے شروع ہو رہی ہے کانفرنس میں شرکت کے علاوہ وزیر خارجہ ترکی کے لیڈروں سے دونوں ملکوں کے تعلقات میں مزید استحکام پیدا کرنے کے امور پر بات چیت کریں گے۔

● نئی دہلی ۵ جنوری۔ کل بھارت کے صوبہ بہار کے شہر رانچی میں پولیس اور طلباء میں تصادم ہوا جس میں پچاس کے قریب لوگ زخمی ہوئے ان میں پولیس والے بھی شامل ہیں طلباء نے پولیس پر پتھراؤ کیا۔ اور جواب میں پولیس نے لاٹھیاں برسائیں۔ بیس طلباء گرفتار کر لئے گئے۔ رانچی پولیس اور طلباء میں جھگڑا اس وقت ہوا جب طلباء نے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایک جلوس نکالا۔ جلوس مظفرپور میں طلباء پر پولیس کی فائرنگ کے خلاف بطور احتجاج نکالا گیا تھا جہاں فائرنگ سے ایک طالب علم ہلاک ہو گیا تھا۔

● تہران ۵ جنوری معلوم ہوا ہے کہ ایران کے وزیر خارجہ مسٹر عباس آرام کو برطانیہ میں ایران کا سفیر مقرر کیا جا رہا ہے ان کی جگہ اردشیر زاہدی لیں گے۔ جو آج کل برطانیہ میں اپنے ملک کے سفیر ہیں۔ وہ کل رات تہران پہنچ گئے۔ ڈاکٹر عباس آرام جو ۱۹۶۱ء سے اپنے ملک کے وزیر خارجہ چلے آ رہے ہیں کل لندن روانہ ہو جائیں گے۔ نئے وزیر خارجہ کل رات تہران پہنچ گئے۔ اس بات کا امکان ہے کہ اس رد و بدل کے بارے میں آج کسی وقت سرکاری اعلان کیا جائے گا۔

● واشنگٹن ۵ جنوری۔ امریکہ کے سرکاری حلقوں نے اس خبر کی سختی سے تردید کی ہے کہ امریکہ روڈیشیا کے خلاف اقتصادی ناکہ بندی کے مسئلہ پر نظر ثانی کر رہا ہے۔ واضح رہے کہ برطانوی اخبارات نے گذشتہ دنوں امریکہ پر الزام لگایا تھا کہ چونکہ برطانیہ کینیا کو کھاد کا ایک کارخانہ لگانے میں مدد دے رہا ہے اس لئے امریکہ بھی برطانوی مفادات کو نقصان پہنچانے کے لئے روڈیشیا کی اقتصادی ناکہ بندی پر نظر ثانی کر رہا ہے امریکہ کے سرکاری حلقوں نے برطانوی اخبارات کی خبروں کی تردید کرتے ہوئے انہیں لغو قرار دیا ہے۔ ان حلقوں نے مزید کہا ہے کہ جانسن کی حکومت برطانیہ کی ولسن حکومت کے رویہ سے ناخوش ہے۔

● نواب شاہ ۵ جنوری۔ نواب شاہ میں اس سال تین لاکھ ایکڑ اراضی میں گندم کاشت کی گئی ہے اور توقع ہے کہ گندم کی پیداوار ۲۴ لاکھ من تک پہنچ جائے گی۔ اس سال گذشتہ سال کی نسبت تیس ہزار ایکڑ اراضی زائد زیر کاشت لائی گئی ہے یہ بات نواب شاہ کے ڈپٹی کمشنر چوہان لعابت رسول نے اخباری نمائندوں کے ایک کانفرنس میں بتائی ہے۔

● کراچی ۵ جنوری۔ مغربی جرمنی کا تجارتی وفد ان دنوں پاکستان آیا ہوا ہے اس کے لیڈر ڈاکٹر فریڈ نے کہا ہے کہ ان کا ملک پاکستان کی فنی امداد بڑھانے کو تیار ہے انہوں نے ریڈیو پاکستان کے نمائندے کو ایک بیان میں بتایا کہ وہ راولپنڈی میں وزیر خزانہ اور منصوبہ بندی کمیشن کے چیئرمین سے ملاقات کریں گے

اکسیر بواسیر (PILES CURE)
ہومیوپیتھی
کی چار طاقتور خوراکوں سے بواسیر ٹھیک ہو جاتی ہے کئی معززین کے تجربات شائع بھی ہو چکے ہیں، علاوہ ازیں کیورٹو سسٹم (جدید ہومیوپیتھی) کی دس دس روپیہ کی چار خوراکی اکسیریں مندرجہ ذیل امراض کے لئے بھی دستیاب ہیں۔ (۱) جوڑوں کی دردیں (۲) مزمن درد سر (۳) لگے ہوئے (۴) کان بہنا، (۵) دمہ (۶) ناسور (۷) نکسیر (۸) لیکوریا اور بانجھ پن۔ ہر اکسیر کی قیمت بذریعہ منی آرڈر دس روپے بذریعہ وی پی ۱۱/۵۰ روپے۔
کیورٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ دی مال لاہور ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

کشمیری زبان سیکھئے
اہل پاکستان کو جس طرح کشمیر کی آزادی اور کشمیری بھائیوں کی بہبود سے دل لگاؤ ہے اسی طرح بہت سے علم دوست کشمیری زبان کے سیکھنے اور کشمیری ادب سے واقفیت حاصل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں اس موقعہ کے لئے پہلی فرصت میں کشمیری زبان و ادب لور کا شر زبان پہلی کتاب کشمیری زبان کی ساخت کے بارہ میں ایک محققانہ مقالہ ہے اور کاشر زبانت کشمیری بول چال کا ایک مفید مجموعہ ہے۔ دونوں کتابوں کی مجموعی قیمت چار روپے ہے۔
ملنے کا پتہ کشمیر پبلشنگ ہاؤس بی ڈی ۲۸۲ پرانا قلعہ۔ راولپنڈی

بلند پایہ تربیتی ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیں (قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں جلسہ سالانہ پر آنے کی کوشش کریں

پھر یہاں آکر دعاؤں ذکرِ الٰہی اور عبادت میں اپنا وقت گزاریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے احباب جماعت کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:-

"غرض جماعت کے دوستوں کو چاہیئے کہ وہ زیادہ سے زیادہ جلسہ سالانہ پر آنے کی کوشش کریں اور پھر یہاں آکر دعاؤں اور ذکر الٰہی اور عبادت میں اپنا وقت گزاریں۔ اور جن غیر احمدی دوستوں کو اپنے ہمراہ لائیں ان کی بھی نگرانی رکھیں تاکہ وہ اپنا وقت ضائع نہ کریں اور دعا اور استغفار میں مشغول رہیں۔

اسی طرح میں ربوہ والوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں۔ اور چونکہ وہ خدا تعالےٰ کی آواز پر جمع ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ ان کے بھی مہمان ہیں۔ اگر وہ ان کی مہمان نوازی نہیں کریں گے تو وہ اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا مورد بنیں گے۔ ان کے کھانے پر جس قدر خرچ ہوتا ہے وہ تو خود اپنے چندہ کے ذریعہ بھجوا دیتے ہیں۔ ربوہ والوں کا کام صرف اتنا ہی رہ جاتا ہے۔ کہ وہ ان کی خدمت کریں۔ اور ان کی رہائش کے لئے زیادہ سے زیادہ مکانات پیش کریں۔

پس میں ربوہ والوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ ابھی سے اپنے مکانات کا ایک حصہ مہمانوں کو پیش کرنے کا تہیہ کرلیں اور کوشش کریں کہ وہ زیادہ سے زیادہ مکانات مہمانوں کو دیں۔ اسی طرح مہمانوں کی خدمت کے لئے وہ والنٹیرز کے طور پر اپنے آپ کو پیش کریں تاکہ باہر سے آنے والوں کو زیادہ سے زیادہ آرام پہنچایا جا سکے۔ اگر اس دفعہ باہر سے ایک لاکھ آدمی آجائے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ ان کی خدمت کے لئے بیس ہزار والنٹیرز کی ضرورت ہوگی۔ مگر ابھی ربوہ کی آبادی اتنی نہیں کہ تمام والنٹیرز صرف ربوہ سے ہی میسر آسکیں اس لئے تمام جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی جماعت کے افراد میں سے پچیس فیصدی افراد کو والنٹیرز کے طور پر پیش کریں اور جلسہ سالانہ سے پہلے ہی انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے دفاتر میں ان کے نام بھجوادیں اور جب جلسہ سالانہ پر وہ لوگ پہنچیں تو آتے ہی ان لوگوں کو انصار اور خدام کے منتظمین کے سپرد کردیں۔ تاکہ وہ ربوہ والوں کے ساتھ مل کر آنے والے مہمانوں کی خدمت کرسکیں"

(الفضل ۹ ؍ اکتوبر ۱۹۵۸ء)

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب کی صحت کے متعلق اطلاع

والد ماجد حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب چند دن کراچی میں رہنے کے بعد واپس میر پور خاص تشریف لے گئے تھے۔ وہاں پہنچتے ہی آپ کو HERPES ZOSTER. کی شدید تکلیف ہوگئی تھی جس سے تین چار راتیں بے چینی میں گزر گئیں اب کافی حد تک آرام ہے۔ آپ ابھی چند روز میر پور خاص میں ہی مقیم رہیں گے۔ آپ کا ایڈریس یہ ہے

معرفت ڈاکٹر محمد لطیف صاحب
میر پور خاص ۔ (سندھ)

(خاکسار (ڈاکٹر) محمد احمد۔ ربوہ)

درخواست دعا

سید محمد لطیف شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال ایک ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(چوہدری مسعود احمد سوہاوی۔ ربوہ)

دارالافتاء

عید اور جمعہ کا اجتماع

جمعہ اور عید کے اجتماع کے بارہ میں مجلس افتاء کا فیصلہ جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے ۶۲/۹/۲ کو منظور فرمایا تھا احباب جماعت کی آگاہی کے لئے درج ذیل ہے:-

"شریعت نے اس بات کی اجازت دی ہے کہ اگر عید اور جمعہ اکٹھے ہو جائیں تو جائز ہے کہ جمعہ کی بجائے ظہر کی نماز پڑھ لی جائے۔ لیکن یہ بھی جائز ہے کہ عید اور جمعہ دونوں پڑھ لئے جائیں کیونکہ ہماری شریعت نے ہر امر میں سہولت کو مدنظر رکھا ہے۔ چونکہ عام نمازیں اپنے اپنے محلوں میں ہوتی ہیں لیکن جمعہ کی نماز میں سارے شہر کے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں اور ایک دن میں دو ایسے اجتماع جن میں دور دور سے لوگ آکر شامل ہوں مشکلات پیدا کرسکتا ہے۔ اس لئے شریعت نے اجازت دی ہے کہ اگر لوگ برداشت نہ کرسکیں تو جمعہ کی بجائے ظہر پڑھ لیں"

نوٹ:- یہ ضروری ہے کہ جو فیصلہ بھی ہو امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان جماعت کے باہمی مشورہ سے کریں۔

(ناظم افتاء)

ایک عملِ صالح

قیادت ایثار کی شق جو اس بارہ میں ہے کہ ہر مجلس حلقہ وار ذمہ دار نگران مقرر کرکے اس بات کا اہتمام کرے کہ کوئی غریب گھرانہ بھوکا نہ رہے اس طرف بوجہ مہنگائی بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے امید ہے مجالس کے سب عہدیدار اور اراکین اس سلسلہ میں بیدار ہوں گے کیونکہ رمضان کے روزے خصوصیت سے غریب بھائیوں کا خیال رکھنے کا سبق بھی دیتے ہیں۔ (قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

محترم چوہدری غلام احمد صاحب نمبردار چندر کے منگولے وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم چوہدری غلام احمد صاحب نمبردار آف چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ بعمر ۸۰ سال مورخہ یکم جنوری ۱۹۶۷ء کو اپنے گاؤں میں وفات پاگئے۔ اور مورخہ ۳ جنوری کو آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔

آپ کے والد ماجد چوہدری رکن الدین(؟) محمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور چوہدری غلام احمد صاحب نے جب ہوش سنبھالا تو آپ نے اپنے والد صاحب کی تربیت کی وجہ سے اپنے آپ کو احمدیت سے وابستہ پایا۔

محترم چوہدری صاحب مرحوم نہایت دلیر اور باغیرت و باحمیت احمدی تھے مسجد میں جاکر بالالتزام نماز ادا کرتے تھے تہجد گزار تھے۔ بہت مہمان نواز تھے۔ خلافت احمدیہ اور سلسلہ کے دیگر عقائد پر صدق دل ایمان رکھتے تھے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے والہانہ محبت تھی۔ اپنے علم کے مطابق تبلیغ حق کا فریضہ خوب ادا کرتے تھے غرضیکہ مرحوم بہت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ جماعت احمدیہ چندر کے منگولے کو آپ کی وفات سے بظاہر ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا ہے اللہ تعالےٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آپ نے اپنے پیچھے تین صاحبزادے ایک صاحبزادی اور دو(؟) کے قریب پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں آپ کے ایک صاحبزادے میجر محمد عبداللہ صاحب حبار ہیں جو آج کل ماڈرن موٹرز فیروز پور روڈ لاہور برانچ کے مینیجر ہیں۔ (محمد اسحاق آف چندر کے منگولے حال۔ محلہ دارالبرکات ۔ ربوہ)